دورۂ ترجمۂ قرآن — ڈاکٹر اسرار احمد

# سُورۃُ البقرۃ

## آیات ۱۲۴ تا ۱۲۹

﴿وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا
الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ
وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ
كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ
يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً
لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا
وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾﴾

سورۃ البقرۃ کے ابتدائی اٹھارہ رکوعوں میں روئے سخن مجموعی طور پر سابقہ اُمت مسلمہ یعنی بنی اسرائیل کی جانب ہے۔ ابتدائی چار رکوع اگرچہ عمومی نوعیت کے حامل ہیں‘ لیکن ان میں بھی یہود کی طرف روئے سخن کے اشارے موجود ہیں۔ چوتھے رکوع کے آغاز سے پندرہویں رکوع کی ابتدائی دو آیات تک‘ ان دس رکوعوں میں ساری گفتگو صراحت کے ساتھ بنی اسرائیل

دورۂ ترجمۂ قرآن — ڈاکٹر اسرار احمد

# سُورۃُ البقرۃ

## آیات ۱۲۴ تا ۱۲۹

﴿وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّہُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ
اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَہۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذۡ جَعَلۡنَا
الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی ؕ
وَعَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰکِفِیۡنَ
وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ ہٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
وَّارۡزُقۡ اَہۡلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡہُمۡ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنۡ
کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّہٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذۡ
یَرۡفَعُ اِبۡرٰہٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَاِسۡمٰعِیۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ
السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً
لَّکَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا
وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ
وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾﴾

سورۃ البقرۃ کے ابتدائی اٹھارہ رکوعوں میں روئے سخن مجموعی طور پر سابقہ اُمت مسلمہ یعنی بنی اسرائیل کی جانب ہے۔ ابتدائی چار رکوع اگرچہ عمومی نوعیت کے حامل ہیں' لیکن ان میں بھی یہود کی طرف روئے سخن کے اشارے موجود ہیں۔ چوتھے رکوع کے آغاز سے پندرہویں رکوع کی ابتدائی دو آیات تک' ان دس رکوعوں میں ساری گفتگو صراحت کے ساتھ بنی اسرائیل

ہی سے ہے' اِلّا یہ کہ ایک جگہ اہل ایمان سے خطاب کیا گیا اور کچھ مشرکین مکہ کا بھی تعریض کے اسلوب میں تذکرہ ہو گیا۔

اس کے بعد اب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر شروع ہو رہا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل دو شاخیں ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہ سے اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے' جو بڑے تھے' جبکہ دوسری بیوی حضرت سارہ سے اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ ان کے بیٹے یعقوب علیہ السلام تھے' جن کا لقب اسرائیل تھا۔ ان کے بارہ بیٹوں سے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے وجود میں آئے۔ حضرت اسماعیلؑ کو حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کے پاس' وادیٔ غیر ذی زرع میں آباد کیا تھا' جن سے ایک نسل بنی اسماعیل چلی۔ حضرت ابراہیمؑ کے بعد نبوت حضرت اسماعیلؑ کو تو ملی' لیکن اُس کے بعد تقریباً تین ہزار سال کا فصل ہے کہ اس شاخ میں کوئی نبوت نہیں آئی۔ نبوت کا سلسلہ دوسری شاخ میں چلا۔ حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے حضرت یوسف علیہم السلام سب نبی تھے۔ پھر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام تک چودہ سو برس مسلسل ایسے ہیں کہ بنی اسرائیل میں نبوت کا تار ٹوٹا ہی نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ایک تیسری شاخ بنی قطورہ بھی تھی۔ یہ آپؑ کی تیسری اہلیہ قطورہ سے تھی۔ ان ہی میں سے بنی مدین (یا بنی مدیان) تھے' جن میں حضرت شعیب علیہ السلام کی بعثت ہوئی تھی۔ اس طرح حضرت شعیبؑ بھی حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں سے ہیں۔

جیسا کہ عرض کیا گیا' حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد بنی اسماعیل میں نبوت کا سلسلہ منقطع رہا۔ یہاں تک کہ تقریباً تین ہزار سال بعد محمد عربی ﷺ کی بعثت ہوئی۔ آپؐ کی بعثت کے بعد امامت الناس سابقہ اُمتِ مسلمہ (بنی اسرائیل) سے موجودہ اُمت مسلمہ (اُمتِ محمد علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کو منتقل ہو گئی۔ اس انتقالِ امامت کے وقت بنی اسرائیل سے خطاب کرتے ہوئے ان کے اور بنی اسماعیل کے مابین قدرِ مشترک کا تذکرہ کیا جا رہا ہے تاکہ ان کے لیے بات کا سمجھنا آسان ہو جائے۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ تمہارے جدّ امجد بھی ابراہیم علیہ السلام ہی تھے اور یہ دوسری نسل بھی ابراہیم علیہ السلام ہی کی ہے۔ اس حوالے سے یہ سمجھ لیا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی اور اب اسے اہل توحید کا مرکز بنایا جا رہا ہے' چنانچہ پندرہویں رکوع سے اٹھارہویں رکوع تک یہ ساری گفتگو جو ہو رہی ہے اس کا اصل مضمون ''تحویلِ قبلہ'' ہے۔

آیت ۱۲۴ ﴿وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ﴾ ''اور ذرا یاد کرو جب ابراہیمؑ کو آزمایا اُس کے رب نے بہت سی باتوں میں تو اس نے ان سب کو پورا کر دکھایا۔''

''عیدالاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی'' کے عنوان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت پر میرا ایک کتابچہ ہے جو میری ایک تقریر اور ایک تحریر پر مشتمل ہے۔ تحریر کا عنوان ہے: ''حج اور عیدالاضحیٰ اور اُن کی اصل روح''۔ اپنی یہ تحریر مجھے بہت پسند ہے۔ اس میں مَیں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتحانات اور آزمائشوں کا ذکر کیا ہے۔ آپؑ کے طویل سفر حیات کا خلاصہ اور لبّ لباب ہی ''امتحان و آزمائش'' ہے' جس کے لیے قرآن کی اصطلاح ''ابتلاء'' ہے۔ اس آیت مبارکہ میں ان کی پوری داستانِ ابتلاء کو چند الفاظ میں سمو دیا گیا ہے' اور ''فَاَتَمَّهُنَّ'' کا لفظ ان تمام امتحانات کا نتیجہ ظاہر کر رہا ہے کہ وہ ان سب میں پورا اُترے' ان سب میں پاس ہو گئے' ہر امتحان میں نمایاں حیثیت سے کامیابی حاصل کی۔

﴿قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ﴾ ''تب فرمایا: (اے ابراہیمؑ!) اب میں تمہیں نوعِ انسانی کا امام بنانے والا ہوں!''

﴿قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ﴾ ''انہوں نے کہا: اور میری اولاد میں سے بھی!''

یعنی میری نسل کے بارے میں بھی یہ وعدہ ہے یا نہیں؟

﴿قَالَ لَا یَنَالُ عَهۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۲۴﴾﴾ ''فرمایا: میرا یہ عہد ظالموں سے متعلق نہیں ہوگا۔''

یعنی تمہاری نسل میں سے جو صاحبِ ایمان ہوں گے' نیک ہوں گے' سیدھے راستے پر چلیں گے' اُن سے متعلق ہمارا یہ وعدہ ہے۔ لیکن یہ عہد نسلیت کی بنیاد پر نہیں ہے کہ جو بھی تمہاری نسل سے ہو وہ اس کا مصداق بن جائے۔

آیت ۱۲۵ ﴿وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ﴾ ''اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر (بیت اللہ) کو قرار دے دیا لوگوں کے لیے اجتماع (اور زیارت) کی جگہ اور اُسے امن کا گھر قرار دے دیا۔''

﴿وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ﴾ ''اور (ہم نے حکم دیا کہ) مقامِ ابراہیمؑ

کو اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔"

دورِ جدید کے بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ مقامِ ابراہیمؑ سے مراد کوئی خاص پتھر نہیں ہے' بلکہ اصل میں وہ پوری جگہ ہی "مقامِ ابراہیم" ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام آباد ہوئے تھے۔ لیکن صحیح بات وہی ہے جو ہمارے سلف سے چلی آ رہی ہے اور اس کے بارے میں پختہ روایات ہیں کہ جس طرح حجر اسود جنت سے آیا تھا ایسے ہی یہ بھی ایک پتھر تھا جو حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے لیے جنت سے لایا گیا تھا۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران آپؑ اس پر کھڑے ہوتے تھے اور جیسے جیسے تعمیر اُوپر جا رہی تھی اُس کے لیے یہ پتھر خود بخود اُونچا ہوتا جاتا تھا۔ اس پتھر پر آپؑ کے قدموں کا نشان ہے۔ یہی پتھر "مقامِ ابراہیم" ہے جو اَب بھی محفوظ ہے۔ بیت اللہ کا طواف مکمل کر کے اس کے قریب دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے۔

﴿وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾﴾ "اور ہم نے حکم کیا تھا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو کہ تم دونوں میرے اس گھر کو پاک رکھو طواف کرنے والوں' اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے۔"

اس سے دونوں طرح کی تطہیر مراد ہے۔ ظاہری صفائی بھی ہو' گندگی نہ ہو' تاکہ زائرین آئیں تو ان کے دلوں میں کدورت پیدا نہ ہو' انہیں کوفت نہ ہو۔ اور تطہیرِ باطنی کا بھی اہتمام ہو کہ وہاں توحید کا چرچا ہو' کسی طرح کا کوئی کفر و شرک در نہ آنے پائے۔

**آیت ۱۲۶** ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا﴾ "اور یاد کرو جبکہ ابراہیمؑ نے دعا کی تھی: اے میرے پروردگار! اس گھر کو امن کی جگہ بنا دے"

﴿وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ "اور یہاں آباد ہونے والوں (یعنی بنی اسماعیلؑ) کو پھلوں کا رزق عطا کر' جو کوئی ان میں سے ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخر پر۔"

یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود ہی احتیاط برتی اور اپنی ساری اولاد کے لیے یہ دعا نہیں کی' بلکہ صرف ان کے لیے جو اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہوں۔ اس لیے کہ پہلی دعا میں "وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ" کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا ﴿لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾﴾ لیکن یہاں معاملہ مختلف نظر آتا ہے۔

﴿قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا﴾ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور (تمہاری اولاد میں سے) جو کفر کرے گا تو اُس کو بھی میں دُنیا کی چندروزہ زندگی کا ساز و سامان تو دوں گا''

جو لوگ ایمان سے محروم ہوں گے انہیں میں امامت میں شامل نہیں کر سکتا' لیکن بہر حال دُنیوی زندگی کا مال و متاع تو میں اُن کو بھی دوں گا۔

﴿ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ﴾ ''پھر اُسے کشاں کشاں لے آؤں گا جہنم کے عذاب کی طرف۔''

﴿وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾﴾ ''اور وہ بہت بری جگہ ہے لوٹنے کی۔''

آیت ۱۲۷ ﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ﴾ ''اور یاد کرو جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ ہمارے گھر کی بنیادوں کو اٹھا رہے تھے۔''

باپ بیٹا دونوں بیت اللہ کی تعمیر میں لگے ہوئے تھے۔ یہاں لفظ ''قَوَاعِدَ'' جو آیا ہے اسے نوٹ کیجیے' یہ ''قاعدہ'' کی جمع ہے اور بنیادوں کو کہا جاتا ہے۔ اس لفظ سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کے اصل معمار اور بانی نہیں ہیں۔ کعبہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔ سورۂ آل عمران (آیت ۹۶) میں الفاظ آئے ہیں: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ﴾ ''بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا یہی ہے جو مکہ میں ہے''۔ اب یہ کیسے ممکن تھا کہ حضرتِ آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام تک' کم و بیش چار ہزار برس کے دوران' روئے ارضی پر کوئی مسجد تعمیر نہ ہوئی ہو؟ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تعمیر کیا گیا سب سے پہلا گھر یہی کعبہ تھا۔ امتدادِ زمانہ سے اس کی صرف بنیادیں باقی رہ گئی تھیں' اور چونکہ یہ وادی میں واقع تھا جو سیلاب کا راستہ تھا' لہٰذا سیلاب کی وجہ سے اس کی سب دیواریں بہہ گئی تھیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے ان بنیادوں کو پھر سے اٹھایا۔ سورۃ الحج میں یہ مضمون تفصیل سے آیا ہے۔

جب وہ ان بنیادوں کو اٹھا رہے تھے تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے تھے:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ ''اے ہمارے ربّ! ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے۔''

ہماری اس کوشش اور ہماری اس محنت و مشقت کو قبول فرما! جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے اُس وقت حضرت اسماعیلؑ کی عمر لگ بھگ تیرہ برس تھی' آپؑ اس کام میں اپنے والدِ محترم کا ہاتھ بٹا رہے تھے۔

﴿اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ﴾ ''یقیناً تو سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔''

آیت ۱۲۸ ﴿رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ﴾ ''اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنا مطیع فرمان بنائے رکھ''

نوٹ کیجئے' یہ دعا ابراہیم علیہ السلام کر رہے ہیں۔ تو میں اور آپ اگر اپنے بارے میں مطمئن ہو جائیں کہ میری موت لازماً حق پر ہوگی' اسلام پر ہوگی تو یہ بہت بڑا دھوکہ ہے۔ چنانچہ ڈرتے رہنا چاہیے اور اللہ کی پناہ طلب کرتے رہنا چاہیے۔

﴿وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ﴾ ''اور ہم دونوں کی نسل سے ایک اُمت اٹھائیو جو تیری فرماں بردار ہو۔''

﴿وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا﴾ ''اور ہمیں حج کرنے کے قاعدے بتلا دے''

اے پروردگار! تیرا یہ گھر تو ہم نے بنا دیا' اب اس کی زیارت سے متعلق جو رسومات ہیں' جو مناسک حج ہیں وہ ہمیں سکھا دے۔

﴿وَتُبۡ عَلَیۡنَا﴾ ''اور ہم پر اپنی توجہ فرما'' ہم پر اپنی شفقت کی نظر فرما۔

﴿اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ﴾ ''یقیناً تو ہی ہے بہت ہی زیادہ توبہ کا قبول فرمانے والا (اور شفقت کے ساتھ رجوع کرنے والا) اور رحم فرمانے والا۔''

آیت ۱۲۹ ﴿رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ﴾ ''اور اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں میں اٹھائیو ایک رسول خود انہی میں سے''

فِیۡہِمۡ سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نسل یعنی بنی اسماعیل مراد ہے۔ وہ دونوں دعا کر رہے تھے کہ پروردگار! ہماری اس نسل میں ایک رسول مبعوث فرمانا جو انہی میں سے ہو' باہر کا نہ ہو' تاکہ ان کے اور اس کے درمیان مغائرت اور اجنبیت کا کوئی پردہ حائل نہ ہو۔

﴿یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ﴾ ''جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے''

﴿وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ﴾ ''اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے''

کتاب کا صرف پڑھ کر سنا دینا تو بہت آسان کام ہے۔ اس کے بعد کتاب اور اس میں موجود حکمت کی تعلیم دینا اور اسے دلوں میں بٹھانا اہم تر ہے۔

﴿وَيُزَكِّيْهِمْ﴾ ''اور ان کو پاک کرے۔''
اُن کا تزکیہ کرے اور اُن کے دلوں میں تیری محبت اور آخرت کی طلب کے سوا کوئی طلب باقی نہ رہنے دے۔
﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾﴾ ''یقیناً تو ہی ہے زبردست اور کمالِ حکمت والا۔''

## آیات ۱۳۰ تا ۱۴۱

﴿وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى
الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ
اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ
اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ ۢ
بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا
هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى
وَمَاۤ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۙ وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا هُمْ فِىْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾
صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۙ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ
اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ
وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطَ كَانُوۡا هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ قُلۡ ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ
وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَتَمَ شَهَادَةً عِنۡدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلۡكَ اُمَّةٌ قَدۡ خَلَتۡ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُمۡ مَّا كَسَبۡتُمۡ ۚ
وَلَا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۱﴾ ﴾.

**آیت ۱۳۰** ﴿وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ﴾ ''اور کون ہوگا جو ابراہیمؑ کے طریقے سے مُنہ موڑے؟''

رغبت کا لفظ عربی زبان میں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ ''رَغِبَ اِلٰی'' کا مفہوم ہے کسی شے کی طرف رغبت ہونا' محبت ہونا' میلان ہونا' جبکہ ''رَغِبَ عَنْ'' کا مطلب ہے کسی شے سے متنفر ہونا' کسی شے سے اِباء کرنا' اس کو چھوڑ دینا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: ((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ)) (۱) ''پس جسے میری سنت ناپسند ہو تو وہ مجھ سے نہیں ہے''۔

﴿اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ﴾ ''سوائے اس کے جس نے اپنے آپ کو حماقت ہی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو!''

اس کے سوا اور کون ہوگا جو ابراہیم علیہ السلام کے طریقے سے منہ موڑے؟

﴿وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ﴾ ''اور ہم نے تو انہیں دنیا میں بھی منتخب کر لیا تھا۔''

﴿وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۳۰﴾﴾ ''اور یقیناً آخرت میں بھی وہ ہمارے صالح بندوں میں سے ہوں گے۔''

**آیت ۱۳۱** ﴿اِذۡ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾﴾ ''جب بھی کہا اُس سے اُس کے پروردگار نے کہ مطیع فرمان ہو جا تو اُس نے کہا میں مطیع فرمان ہوں تمام جہانوں کے پروردگار کا۔''

یہاں تک کہ اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم آیا تو اس پر بھی سرِ تسلیم خم کر دیا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلسلۂ امتحانات کا آخری امتحان تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کا سو برس کی عمر میں لیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ مانگ کر ستاسی برس کی عمر میں بیٹا (اسماعیلؑ) لیا تھا اور اب وہ تیرہ

(۱) صحیح البخاری' کتاب النکاح' باب الترغیب فی النکاح۔ وصحیح مسلم' کتاب النکاح' باب استحباب النکاح......

برس کا ہو چکا تھا' باپ کا دست و بازو بن گیا تھا۔ اُس وقت اسے ذبح کرنے کا حکم ہوا تو آپؑ فوراً تیار ہو گئے۔ یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ جب بھی ہم نے ابراہیمؑ سے کہا کہ ہمارا حکم مانو تو اُسے حکم برداری کے لیے سراپا تیار پایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس طرزِ عمل کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

**آیت ۱۳۲** ﴿ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ﴾ ''اور اسی کی وصیت کی تھی ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بھی۔''

آگے وہ نصیحت بیان ہو رہی ہے:

﴿يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ﴾ ''اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند فرمایا ہے''

﴿فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ''پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان!''

دیکھنا تمہیں موت نہ آنے پائے' مگر فرماں برداری کی حالت میں! یہی بات سورۂ آلِ عمران میں مسلمانوں سے خطاب کر کے فرمائی گئی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اُس کے تقویٰ کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے' مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ اور فرمایا: ﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (آیت ۱۹) ''یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے''۔ مزید فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ﴾ (آیت ۸۵) ''اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے تو اس سے وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا''۔

**آیت ۱۳۳** ﴿اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ﴾ ''کیا تم اُس وقت موجود تھے جب آدھمکی یعقوبؑ پر موت''

یعنی جب یعقوب علیہ السلام کی موت کا وقت آیا۔ اُس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے سب بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کے ذریعے مصر میں پہنچ چکے تھے۔ یہ سارا واقعہ سورۂ یوسف میں بیان ہوا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال مصر میں ہوا۔ دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے انہوں نے اپنے بارہ بیٹوں کو جمع کیا۔

﴿اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ﴾ ''جب کہا اپنے بیٹوں سے کہ تم کس کی عبادت کرو گے میرے بعد؟''

کس کی پوجا کرو گے؟ کس کی پرستش کرو گے؟ یہ بات نہیں تھی کہ انہیں معلوم نہ تھا کہ انہیں کس کی عبادت کرنی ہے' بلکہ آپؑ نے قول وقرار کو مزید پختہ کرنے کے لیے یہ انداز اختیار فرمایا۔

﴿قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ﴾ ''انہوں نے کہا ہم بندگی کریں گے آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء ابراہیمؑ' اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی''

﴿اِلٰهًا وَّاحِدًا﴾ ''وہی ایک معبود ہے''

﴿وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ ''اور ہم سب اُسی کے مطیع فرمان ہیں۔''

ہم اسی کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور اُسی کی فرماں برداری کا اقرار کرتے ہیں۔

آیت ۱۳۴ ﴿تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ﴾ ''یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی۔''

یہ آیت اس رکوع میں دو مرتبہ آئی ہے۔ یہ انسانوں کا ایک گروہ تھا جو گزر گیا۔ ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' یعقوب علیہم اوران کی اولاد سب گزر چکے۔

﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ﴾ ''اُن کے لیے تھا جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے ہوگا جو تم کماؤ گے۔''

یہاں ''پدرم سلطان بود'' کا دعویٰ کوئی مقام نہیں رکھتا۔ ہر شخص کے لیے اپنا ایمان' اپنا عمل اور اپنی کمائی ہی کام آئے گی۔

﴿وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ''تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے''۔ تم سے تو یہی پوچھا جائے گا کہ تم کیا کر کے لائے ہو؟ تمہارا باپ سلطان ہو گا' لیکن تم اپنی بات کرو کہ تم کیا ہو؟

اس پس منظر میں اب یہود کی خباثت کو نمایاں کیا جا رہا ہے کہ ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی وصیت تو یہ تھی' مگر اس وقت کے یہود و نصاریٰ کا کیا رویہ ہے۔ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف متحدہ محاذ بنا رکھا ہے۔

آیت ۱۳۵ ﴿وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا﴾ ''اور وہ کہتے ہیں یا تو یہودی ہو جاؤ یا نصرانی تو ہدایت پر ہو جاؤ گے۔''

﴿قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا﴾ ''کہہ دیجیے نہیں' بلکہ ہم تو پیروی کریں گے

ابراہیمؑ کے طریقے کی بالکل یکسو ہو کر۔"

مِلَّةَ سے قبل فعل نَتَّبِعُ محذوف ہے۔ گویا: "بَلْ نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ"۔

﴿وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ "اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔"

اب مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ یہود و نصاریٰ جو کچھ کہتے ہیں اس کے جواب میں تم یہ کہو:

آیت ۱۳۶ ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ﴾ "کہو ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر"

﴿وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ "اور جو کچھ نازل کیا گیا ہماری جانب"

﴿وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ﴾ "اور جو کچھ نازل کیا گیا ابراہیمؑ اسماعیلؑ اسحاقؑ یعقوبؑ اور اولادِ یعقوب کی طرف"

﴿وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى﴾ "اور جو کچھ دیا گیا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو"

﴿وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ "اور جو کچھ دیا گیا تمام نبیوں کو ان کے ربّ کی طرف سے۔"

﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ﴾ "ہم اُن میں سے کسی کے مابین تفریق نہیں کرتے۔"

ہم سب کو مانتے ہیں، کسی کا انکار نہیں کرتے۔ ایک بات سمجھ لیجیے کہ ایک ہے "تفضیل" یعنی کسی ایک کو دوسرے سے زیادہ افضل سمجھنا، یہ اور بات ہے، اس کی نفی نہیں ہے۔ سورۃ البقرۃ ہی میں الفاظ آئے ہیں: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (آیت ۲۵۳) "یہ سب رسول فضیلت دی ہم نے بعض کو بعض پر"۔ جبکہ تفریق یہ ہے کہ ایک کو مانا جائے اور ایک کا انکار کر دیا جائے۔ اور رسولوں میں سے کسی ایک کا انکار گویا سب کا انکار ہے۔

﴿وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ "اور ہم اُسی کے مطیع فرمان ہیں۔"

ہم نے تو اُسی کی فرماں برداری کا قلادہ اپنی گردن میں ڈال لیا ہے۔

آیت ۱۳۷ ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ﴾ "پھر (اے مسلمانو!) اگر وہ (یہود و نصاریٰ) بھی اُسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے ہو"

یعنی وہ ضد اور ہٹ دھرمی کی روش ترک کر دیں اور ٹھیک ٹھیک وہی دین اور وہی راستہ اختیار کریں جو محمدؐ رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے تمہیں دیا گیا ہے۔

﴿فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ "تب وہ ہدایت پر ہوں گے۔"

﴿وَاِنْ تَوَلَّوْا﴾ ''اور اگر وہ پیٹھ موڑ لیں''
﴿فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ﴾ ''تو پھر وہی ہیں ضد پر۔''
اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہٹ دھرمی اور ضدم ضدا میں مبتلا ہو چکے ہیں اور دشمنی اور مخالفت پر اڑے ہوئے ہیں۔
﴿فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ﴾ ''تو (اے نبی ﷺ!) آپ کے لیے ان کے مقابلے میں اللہ کافی ہے۔''
آپ فکر نہ کریں' آپ مداہنت (compromise) کی کسی دعوت کی طرف توجہ ہی نہ کریں' کچھ دو کچھ لو کا معاملہ آپ بالکل بھی نہ سوچیں۔ آپ ان کی مخالفتوں سے مرعوب نہ ہوں اور ان کی دھمکیوں کا کوئی اثر نہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حمایت کے لیے ان سب کے مقابلے میں کافی رہے گا۔
﴿وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝﴾ ''اور وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔''
ایسا نہیں ہے کہ اُسے معلوم نہ ہو کہ آپ اس وقت کن حالات میں ہیں' کیسی مشکلات میں ہیں' کس طرح کی نازک صورت حال ہے جو دن بدن شکل بدل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح کے حالات میں آپ کا محافظ اور مددگار ہے۔
[حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہادت کے وقت قرآن حکیم کے جس نسخے پر تلاوت فرما رہے تھے اُس میں ان الفاظ پر خون کا دھبہ آج بھی موجود ہے۔ باغیوں نے آپؓ کو قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کیا تھا۔ آپؓ کی زوجہ محترمہ نائلہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بچانا چاہا تو اُن کی انگلیاں کٹ گئیں اور خون ان الفاظ پر پڑا۔]
**آیت ۱۳۸** ﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ﴾ ''ہم نے تو اختیار کر لیا ہے اللہ کے رنگ کو۔''
''مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ'' کی طرح ''صِبْغَةَ اللّٰهِ'' میں بھی مضاف کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ مرکب اضافی مفعول ہے اور اس کا فعل محذوف ہے۔
﴿وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫﴾ ''اور اللہ کے رنگ سے بہتر اور کس کا رنگ ہو گا؟''
﴿وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝﴾ ''اور ہم تو بس اُسی کی بندگی کرنے والے لوگ ہیں۔''
**آیت ۱۳۹** ﴿قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ﴾ ''(اے نبی ﷺ ان سے) کہیے کیا تم ہم سے جھگڑ رہے ہو (دلیل بازی کر رہے ہو) اللہ کے بارے میں؟''

﴿وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ﴾ ''حالانکہ وہی ہمارا ربّ بھی ہے اور تمہارا ربّ بھی۔''
ربّ بھی ایک ہے اور اس کا دین بھی ایک ہے' ہاں شریعتوں میں فرق ضرور رہا ہے۔
﴿وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ﴾ ''اور ہمارے لیے ہوں گے ہمارے عمل اور تمہارے لیے ہوں گے تمہارے عمل۔''
﴿وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ﴾ ''اور ہم تو خالص اسی کے ہیں۔'' ہم اُس کے لیے اپنے آپ کو اور اپنی بندگی کو خالص کر چکے ہیں۔

یہاں پے در پے آنے والے تین الفاظ کو نوٹ کیجیے۔ یہ مقام میرے اور آپ کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ آیت ۱۳۶ ان الفاظ پر ختم ہوئی تھی: ﴿وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ ''ہم اُسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں''۔ ان میں تو ہم بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد آیت ۱۳۸ کے اختتام پر یہ الفاظ آئے: ﴿وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ﴾ ''اور ہم اس ہی کی بندگی کرتے ہیں''۔ صرف اسلام نہیں' عبادت یعنی پوری زندگی میں اُس کے ہر حکم کی پیروی اور اطاعت درکار ہے۔ اس سے آگے یہ بات آئی: ﴿وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ﴾ یہ عبادت اگر اخلاص کے ساتھ نہیں ہے تو منافقت ہے۔ اس عبادت سے کوئی دُنیوی منفعت پیشِ نظر نہ ہو۔ ؏ 'سوداگری نہیں' یہ عبادت خدا کی ہے!'' دین کو دنیا بنانے اور دنیا کمانے کا ذریعہ بنانے سے بڑھ کر گری ہوئی حرکت اور کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ صَلّٰى يُرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ)) (مسند احمد)

''جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا' جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا' اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ وخیرات کیا اس نے شرک کیا۔''

ان تینوں الفاظ کو حرزِ جان بنا لیجیے: نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ' نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ' نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ —— اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اجْعَلْنَا مِنْهُمْ! اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اجْعَلْنَا مِنْهُمْ!

**آیت ۱۴۰** ﴿اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى﴾ ''کیا تمہارا کہنا یہ ہے کہ ابراہیمؑ' اسماعیلؑ' اسحاقؑ' اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد سب یہودی تھے یا نصرانی تھے؟''